



سوال

میں اور میرا شوہر لڑ رہے تھے، میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، مجھے چھوڑ دو۔ ہم دونوں ناراض تھے، لیکن طلاق نہیں چاہتے تھے۔ میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ کو تم نے مجھے چھوڑ دیا، کو تم نے مجھے چھوڑ دیا۔ شوہر نے کہا: چھوڑ دیا، میں نے پھر پلہ جھا: کیا تم نے مجھے چھوڑ دیا؟ میرے شوہر نے کہا: ہاں۔ میں نے تیسری بار پلہ جھا: تم نے مجھے طلاق دے دی ہے؟ میرے شوہر نے غصے سے کہا: نہیں، میں نے تم سے کہا تھا کہ میں کچھ دیر بات نہیں کروں گا، میں ناراض رہوں گا تاکہ تمہیں غلطی کا احساس ہو۔ میرا طلاق کا کوئی ارادہ نہیں تھا اور نہ ہی میں نے اس کے بارے میں کبھی سوچا ہے، اور سخت غصے سے کہا کہ آئندہ طلاق کا لفظ نہ نکالنا۔ طلاق واقع ہو گئی ہے یا نہیں؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہر گھر میں تھوڑی بہت رنجشیں، غلط فہمیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں، ان کو آپس میں مل بیٹھ کر حل کرنے اور سلجھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ایک عقل مند انسان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ ذرا سی بات پر اتنا غصے میں آجائے کہ طلاق تک نوبت پہنچ جائے۔

اللہ تعالیٰ نے خاوند کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ پلہ جھا رو یہ دیکھے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَعَاشِرُونَ مِنْ بِلَاغِ عَزْوَفِ (النساء: 19)

اور ان (عورتوں) کے ساتھ لچھے طریقے سے رہو۔

جن لفظوں کے ساتھ بیوی کو طلاق دی جا سکتی ہے، وہ دو طرح کے ہیں:

1- صریح لفظ: جو طلاق کے معنی میں بالکل واضح ہو، جس کا طلاق کے علاوہ کوئی اور مطلب نہیں ہو سکتا۔

2- کنایہ: اس سے مراد ایسا لفظ ہے جو طلاق دینے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اور طلاق کے علاوہ کسی اور معنی کو ادا کرنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

انسان بیوی کو طلاق دینے کے لیے بعض اوقات بالکل واضح لفظ استعمال کرتا ہے اور بعض اوقات ایسا لفظ استعمال کرتا ہے جو طلاق کا معنی بھی دیتا ہے اور اس لفظ کا مطلب طلاق کے علاوہ کوئی اور بھی ہو سکتا ہے۔

سوال میں مذکور صورت حال کچھ یوں ہے کہ بیوی نے اپنے شوہر سے کہا کہ کو تم نے مجھے چھوڑ دیا، کو تم نے مجھے چھوڑ دیا۔ شوہر نے کہا: چھوڑ دیا، بیوی نے پھر پلہ جھا کہ کیا تم نے مجھے چھوڑ دیا؟ شوہر نے کہا: ہاں، بیوی نے تیسری بار پلہ جھا، تم نے مجھے طلاق دے دی ہے؟ شوہر نے غصے سے کہا نہیں، پھر اپنی بیوی کو مخاطب کر کے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ

